گھوڑے کے گوشت کا حکم؟ گھوڑے کا گوشت حلال ہے؟

دارالافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ سوشل میڈیا پر بعض حنفی علماء سے یہ مسئلہ سنا کہ گھوڑے کا گوشت کھانا، جائز وحلال ہے اور ان کا کہنا ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے گھوڑے کا گوشت کھایا ہے، لہٰذا گھوڑا حلال ہے نیز گھوڑے کے گوشت کو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اس وجہ سے مکروہ تحریمی قرار دیا کہ یہ آلۂ جہاد ہے اور اسے کھانے سے آلۂ جہاد میں کمی آئے گی، جبکہ آج کے دور میں جدید اسلحے سے جنگیں ہوتی ہیں، اب گھوڑا آلۂ جہاد نہیں رہا، تو موجودہ دور میں گھوڑے کا گوشت کھانے میں آلۂ جہاد کی تقلیل والی علت نہیں پائی جاتی، لہٰذا فی زمانہ اسے کھانے کی اجازت ہوگی۔ اس حوالے سے تفصیل کے ساتھ حکمِ شرعی بیان کردیجئے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

گھوڑے کے گوشت کے بارے فقہاء کا اختلاف ہے، راجح اور محتاط قول یہ ہے کہ گھوڑے کا گوشت کھانا، ناجائز و مکروہ تحریمی (قریب بہ حرام) ہے، امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہی موقف ہے اور اس پر قرآن وحدیث کے دلائل موجود ہیں۔

آیتِ مبارکہ سے استدلال:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَّ الْخَیْلَ وَ الْبِغَالَ وَ الْحَمِیْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَ زِیْنَةًؕ-وَ یَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ ترجمہ کنز العرفان: اور (اس نے) گھوڑے اور خچر اور گدھے (پیدا کئے) تاکہ تم ان پر سوار ہو اور یہ تمہارے لئے زینت ہے اور (ابھی مزید) ایسی چیزیں پیدا کرے گا جو تم جانتے نہیں۔ (پارہ 14، سورۃ النحل، آیت 8)

تفسیر بغوی میں ہے: "واحتج بھذہ الآیۃ من حرم لحوم الخیل" ترجمہ: جو گھوڑے کے گوشت کو حرام قرار دیتے ہیں، انہوں نے اس آیت سے دلیل پکڑی۔ (تفسیر بغوی، تحت ھذہ الآیۃ، ج3، ص72، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ قرآن کریم کی اس آیت مبارکہ کے تحت فقہائے احناف کی استدلال کی توضیح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "وللجمھور الکتاب قولہ سبحانہ وتعالی: ﴿وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً﴾ خرجت مخرج الامتنان وقد من اللہ سبحانہ وتعالی بمنفعۃ الرکوب والزینۃ ولو کان الأکل من ھذہ الأشیاء حلالا لمن بذلک أیضا لأن منفعۃ الأکل أکثر من منفعۃ الرکوب والزینۃ لأن الإنسان یحیی بلا رکوب وزینۃ، ولا یحیی بلا أکل" ترجمہ: جمہور کی دلیل قرآن کریم میں موجود اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ﴿وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً﴾ یعنی اور (اس نے) گھوڑے اور خچر اور گدھے (پیدا کئے) تاکہ تم ان پر سوار ہو اور یہ تمہارے لئے زینت ہے۔ اس آیت میں احسان جتلانے کے طور پر اس کا ذکر کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے سوار ہونے اور زینت کی منفعت دینے کے ساتھ تم پر احسان فرمایا اور اگر ان چیزوں میں سے کھانا حلال ہوتا، تو اس پر بھی احسان جتلایا جاتا، کیونکہ سوار ہونے اور زینت سے زیادہ کھانے کی منفعت ہوتی ہے، کیونکہ انسان سوار ہوئے بغیر اور زینت کے بغیر زندہ رہ سکتا ہے اور کھانے کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ (البنایۃ شرح الھدایۃ، ج 11، ص 590، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

اس آیت مبارکہ سے گھوڑے کے گوشت کی ممانعت صرف امام اعظم علیہ الرحمۃ نے نہ سمجھی، بلکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی اس آیت سے گھوڑے کے گوشت کی ممانعت پر استدلال فرمایا۔ چنانچہ تفسیر قرطبی میں ہے: "سئل ابن عباس عن لحوم الخیل فکرھھا وتلا ھذہ الآیۃ وقال ھذہ للرکوب وقرا الآیۃ التی قبلھا ﴿وَالْأَنْعَامَ خَلَقَهَا ۗ لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ﴾ ثم قال: ھذہ للاکل" ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے گھوڑے کے گوشت کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ نے اسے مکروہ قرار دیا اور یہ آیت تلاوت کر کے فرمایا: یہ سواری کے لیے ہیں اور جو اس سے پچھلی آیت ہے ﴿وَالْأَنْعَامَ خَلَقَهَا ۗ لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ﴾ وہ تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا: یہ کھانے کے لیے ہیں۔ (الجامع لاحکام القرآن للقرطبی، ج 10، ص 76، دار الکتب المصریۃ، قاھرۃ)

حدیث مبارک سے استدلال:

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم عن لحوم الخیل و البغال والحمیر" ترجمہ: نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے گھوڑے، خچر اور گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

(سنن ابن ماجہ، ج 4، ص 359، رقم الحدیث: 3198، دار الرسالۃ العالمیۃ، دمشق)

سندی حیثیت :

شارح بخاری علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث مبارک کی سند کی تصحیح کی ہے۔ چنانچہ عمدۃ القاری میں ہے : "سند حدیث خالد جید، ولھذا لما اخرجہ ابو داؤد وسکت عنہ فھو حسن عندہ وقال النسائی : اخبرنا اسحاق بن ابراھیم اخبرنی بقیۃ حدثنی ثور بن یزید عن صالح ۔۔۔ فذکرہ بسندہ وقد صرح فیہ بقیۃ بالتحدیث عن ثور وثور حمصی اخرج لہ البخاری وغیرہ وبقیۃ اذا صرح بالتحدیث کان السند حجۃ" ترجمہ : حدیث خالد جید ہے، اسی لیے امام ابو داؤد علیہ الرحمۃ نے اس نقل کیا اور اس کے متعلق سکوت اختیار کیا، تو یہ ان کے نزدیک حسن (ہونے کی دلیل) ہے اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا : ہمیں اسحاق بن ابراہیم نے خبر دی، انہوں نے کہا کہ مجھے ثور بن یزید نے صالح سے حدیث بیان کی۔ ۔ ۔ ۔ پس آپ علیہ الرحمۃ نے اپنی سند ذکر کی اور اس میں بقیہ کی ثور سے حدیث بیان کرنے کی صراحت ذکر کی اور ثور حمصی وہ ہیں کہ جن سے امام بخاری اور دیگر محدثین روایت لیتے ہیں اور بقیہ جب تحدیث کی صراحت کر دیں، تو ان کی سند حجت ہوتی ہے۔ (عمدۃ القاری، ج 17، ص 248، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

محدث کبیر ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : "قول النسائی حدیث الاباحۃ اصح صریح فی ان حدیث التحریم صحیح واذا ثبت انہ صحیح عند المجتھدین فلا یلتفت الی قول احد من المتاخرین" ترجمہ : امام نسائی علیہ الرحمۃ کا قول کہ گھوڑے کی اباحت کی حدیث زیادہ صحیح ہے، یہ اس بات کی صریح دلیل ہے کہ گھوڑے کے گوشت کو حرام ثابت کرنے والی حدیث صحیح ہے اور جب ثابت ہو گیا کہ یہ حدیث مجتہدین کے نزدیک صحیح ہے، تو، متاخرین میں سے کسی کے قول کی طرف التفات نہیں کیا جائے گا۔ (مرقاۃ المفاتیح، ج 7، ص 2663، دار الفکر، بیروت)

فقہائے کرام کی تصریحات :

فقہ حنفی کی مشہور و معروف کتاب "الھدایہ" میں ہے : "ولأبي حنيفة قوله تعالى : ﴿وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً﴾ خرج مخرج الامتنان والأكل من أعلى منافعها والحكم لا يترك الامتنان بأعلى النعم و يمتن بأدناها، ولأنه آلة إرهاب العدو فيكره أكله احتراما له ولهذا يضرب له بسهم في الغنيمة، ولأن في إباحته تقليل آلة الجهاد" ترجمہ : امام اعظیم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے ﴿وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً﴾ یعنی اور (اس نے) گھوڑے اور خچر اور گدھے (پیدا کئے) تاکہ تم ان پر سوار ہو اور یہ تمہارے لئے زینت ہے۔ اس آیت میں احسان جتلانے کے طور پر اس کا ذکر کیا گیا اور کھانا اس کے اعلیٰ منافع میں سے

ہے اور حکیم کی شایان شان نہیں کہ وہ اعلیٰ نعمت کے ساتھ احسان جتلانے کو ترک کرے اور ادنیٰ کے ساتھ احسان جتلائے اور گھوڑے کا گوشت ممنوع ہونے کی ایک وجہ یہ ہے کہ یہ دشمن کو بھگانے کا آلہ ہے، تو اس کا کھانا اس کے احترام کی وجہ سے مکروہ ہے، اسی وجہ سے غنیمت میں اس کا حصہ مقرر ہوتا ہے اور یہ اس وجہ سے مکروہ ہے کہ اس کے مباح قرار دینے میں آلۂ جہاد کی تقلیل (کمی واقع ہونے کا پہلو) ہے۔ (الھدایۃ، ج 4، ص 352، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

بدائع الصنائع میں ہے: "وأما لحم الخيل فقد قال أبو حنيفة رضي الله عنه: يكره وقال أبو يوسف و محمد رحمهما الله: لا يكره وبه أخذ الشافعي رحمه الله" ترجمہ: بہرحال گھوڑے کا گوشت تو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مکروہ ہے۔ اور امام ابو یوسف و محمد علیہما الرحمہ نے فرمایا کہ مکروہ نہیں۔ اسی کو امام شافعی نے لیا۔ (بدائع الصنائع، ج 5، ص 38، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

ردالمحتار میں ہے: "ویکرہ اکل لحم الفرس عند ابی الحنیفہ والمکروہ تحریما یطلق علیہ عدم الحل" ترجمہ: گھوڑے کا گوشت کھانا امام اعظم کے نزدیک مکروہ تحریمی ہے اس پر عدم حل کا اطلاق کیا گیا ہے۔ (ردالمحتار، ج 9، ص 442، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

فتاوی عالمگیری میں ہے: "يكره لحم الخيل في قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى، خلافاً لصاحبيه، واختلف المشايخ في تفسير الكراهة، والصحيح أنه أراد بها التحريم، ولبنه كلحمه، كذا في فتاوى قاضي خان. وقال الشيخ الإمام السرخسي: ما قاله أبو حنيفة رحمه الله تعالى أحوط" ترجمہ: گھوڑے کا گوشت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق مکروہ ہے، برخلاف صاحبین علیہم الرحمۃ کے اور کراہت کی تفسیر میں مشائخ کا اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ کراہت سے مراد کراہتِ تحریمی ہے۔ اور اس کا دودھ اس کے گوشت کی طرح ہے، اسی طرح قاضی خان میں ہے۔ اور شیخ امام سرخسی نے فرمایا جو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا وہ زیادہ محتاط ہے۔ (فتاوی عالمگیری، ج 5، ص 290، دار الفکر، بیروت)

امامِ اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: "امام اعظم کے مذہب میں گھوڑا مکروہ تحریمی ہے قریب بحرام۔" (فتاوی رضویہ، ج 20، ص 312، رضا فاونڈیشن، لاھور)

مزید ایک جگہ ارشاد فرمایا: "صاحبین کے نزدیک حلال ہے اور امام مکروہ فرماتے ہیں قول امام پر فتوی ہوا کہ کراہت تنزیہی ہے یا تحریمی اور اصح وراجح کراہت تحریمی ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج 20، ص 310، مطبوعہ رضا فاونڈیشن لاھور)

بہار شریعت میں ہے: "گھوڑے کے متعلق روایتیں مختلف ہیں: یہ آلہ جہاد ہے، اس کے کھانے میں تقلیل آلہ جہاد ہوتی ہے، لہذا نہ کھایا جائے۔" (بہار شریعت، ج 3، حصہ 15، ص 326، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اصولِ مذہب کی روشنی میں راجح قول:

(۱) اگر امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور صاحبین علیہما الرحمۃ کا کسی معاملے میں اختلاف ہو جائے، تو جب تک ضرورت وغیرہ کوئی سببِ عدول نہ پایا جائے، تب تک امام اعظم علیہ الرحمۃ کے قول سے عدول کرنے کی اجازت نہیں۔ چنانچہ مجمع الانہر میں ہے: "ان الصحیح المفتی بہ قول صاحب المذہب لا قول صاحبیہ واستفید منہ انہ لا یفتی ولا یعمل الا بقول الامام ولا یعدل عنہ الی قولھما الا لموجب من ضعف او ضرورۃ تعامل واستفید منہ ایضا ان بعض المشائخ وان قال الفتوی علی قولھما وکان دلیل الامام واضحا ومذھبہ ثابتا لا یلتفت الی فتواہ" ترجمہ: بے شک صحیح مفتی بہ صاحبِ مذہب امام اعظم علیہ الرحمۃ کا قول ہے، نہ کہ صاحبین علیہما الرحمۃ کا قول اور اس سے مستفاد ہوا کہ امام اعظم علیہ الرحمۃ کے قول پر ہی فتوی دیا جائے گا اور اسی پہ عمل کیا جائے گا اور آپ علیہ الرحمۃ کے قول سے صاحبین علیہما الرحمۃ کے قول کی طرف عدول نہیں کیا جائے گا، مگر کسی موجب یعنی ضعفِ دلیل، ضرورتِ تعامل کی وجہ سے اور اس سے یہ بھی مستفاد ہوا کہ بعض مشائخ اگرچہ صاحبین علیہما الرحمۃ کے قول پر فتوی دے دیں، حالانکہ امام اعظم علیہ الرحمۃ کی دلیل واضح اور مذہب ثابت ہو، تو اُن کے فتوے کی طرف التفات نہیں کیا جائے گا۔ (مجمع الانھر، ج 1، ص 70، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

(۲) گھوڑے کی حرمت اور حلت کے دلائل متعارض ہیں اور شرعی اصول ہے کہ اگر حلال و حرام کے دلائل متعارض ہوں، تو حرمت کو ترجیح دی جائے گی، لہٰذا گھوڑے کی حرمت کا قول ہی راجح ہوگی۔ الاشباہ والنظائر میں ہے: "ما اجتمع محرم ومبیح الا غلب المحرم" ترجمہ: حرام اور حلال دونوں قسم کے دلائل جمع ہو جائیں، تو حرمت کے دلائل راجح ہوں گے۔ (الاشباہ والنظائر، ص 93، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

علامہ ابو بکر کاسانی علیہ الرحمۃ گھوڑے کی حرمت پر دلائل ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "یترجح الحاظر علی المبیح احتیاطا" ترجمہ: ممانعت کے دلائل کو اباحت کے دلائل پر احتیاطاً ترجیح ہوتی ہے۔ (بدائع الصنائع، ج 5، ص 39، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

سوال میں گھوڑے کی حرمت کے قول پر دو اشکالات بیان کیے گئے، ذیل میں اشکالات مع جوابات درج کیے جا رہے ہیں :

اشکال : صحابہ کرام علیہم الرضوان نے نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دورِ مبارک میں گھوڑے کا گوشت کھایا ہے جیسا کہ بخاری شریف میں اس کا ذکر موجود ہے ، یہ واضح ثبوت ہے کہ گھوڑا حلال ہے ، تو اس صراحت کے باوجود گھوڑے کو کیسے ناجائز کہا جا سکتا ہے ؟

الجواب : بے شک بخاری وغیرہ کتبِ حدیث سے ثابت ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے گھوڑے کا گوشت کھایا ہے ، لیکن علمائے کرام نے اس کی مختلف توجیہات بیان کی ہیں مثلاً صحابہ کرام علیہم الرضوان کے اس عمل کو نہی (ممانعت) سے پہلے کے عمل پر محمول کیا جائے گا کہ ابتداءً گھوڑے کی حلت کا حکم تھا، لیکن بعد میں منسوخ کر دیا گیا۔

اگر ممانعت والی روایت کے بعد صحابہ کرام سے گھوڑا کھانے کا ثبوت ہو جائے ، تو اس کے دو جوابات ہیں :

(۱) اس وقت تک ان صحابہ کرام علیہم الرضوان تک نہی (ممانعت) والا حکم نہ پہنچا تھا۔

(۲) یا انہیں حکمِ ممانعت کا تو علم تھا، لیکن انہوں نے ضرورتاً گھوڑے کا گوشت کھایا اور اصول ہے کہ جس چیز کا جواز ضرورتاً ثابت ہو، اس کا جواز ضرورت کی حد تک ہی رہتا ہے ۔

محدثِ کبیر ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : ”فکان اکلھم لحم الخیل اما مقدم فھو منسوخ واما مؤخر فیحمل علی انہ ما بلغھم الحدیث“ ترجمہ : صحابہ کرام علیہم الرضوان کا گھوڑے کا گوشت کھانا یا تو ممانعت سے پہلے کا عمل ہوگا، تو وہ منسوخ ہوگا یا ممانعت کے بعد کا عمل ہوگا، تو اسے اس بات پر محمول کیا جائے گا کہ اُس وقت تک صحابہ کرام علیہم الرضوان تک ممانعت والی حدیث نہ پہنچی تھی ۔ (مرقاۃ المفاتیح، ج 7، ص 2674، دار الفکر، بیروت)

بدائع الصنائع میں ہے : ”کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یاکلون لحوم الخیل فی مغازیھم فھذا یدل علی انھم کان یاکلونھا فی حال الضرورۃ کما قال الزھری“ ترجمہ : رسول پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم غزوات میں گھوڑے کا گوشت کھاتے تھے ، یہ اس چیز پر دلالت کرتا ہے کہ وہ حالتِ ضرورت میں گھوڑے کا گوشت کھاتے تھے جیسا کہ امام زہری علیہ الرحمۃ نے فرمایا ۔ (بدائع الصنائع، ج 5، ص 39، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

الاشباہ والنظائر میں ہے: ”ما ابیح للضرورۃ یقدر بقدرھا“ ترجمہ: جو کام ضرورت کی وجہ سے مباح (جائز) قرار دیا گیا ہو، تو وہ ضرورت تک ہی محدود رہتا ہے۔ (الاشباہ والنظائر، ص 87، قدیمی کتب خانہ، کراچی)

اشکال: گھوڑے کے گوشت کو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اس وجہ سے مکروہ تحریمی قرار دیا کہ یہ آلۂ جہاد ہے اور اسے کھانے سے آلۂ جہاد میں کمی آئے گی، جبکہ آج کے دور میں جدید اسلحے سے جنگیں ہوتی ہیں، اب گھوڑا آلۂ جہاد نہیں رہا، تو موجودہ دور میں گھوڑے کا گوشت کھانے میں آلۂ جہاد کی تقلیل والی علت نہیں پائی جاتی، لہٰذا فی زمانہ اسے کھانے کی اجازت ہوگی۔

الجواب: اولاً یہ مفروضہ قابلِ تسلیم نہیں کہ جدید اسلحے کی وجہ سے اب گھوڑا آلۂ جہاد نہیں۔ اس لیے کہ جدید اسلحے کے باوجود آج بھی جنگ کے دوران اور سرحدوں کی حفاظت کے لیے دشوار گزار راستوں سے ہوتے ہوئے مختلف اہم مقامات تک پہنچنے میں گھوڑوں کا استعمال کیا جاتا ہے، اسی وجہ سے ہر ملک کی افواج کے گھڑسوار دستے بھی ہوتے ہیں اور فوجیوں کو باقاعدہ گھڑسواری کی خصوصی تربیت بھی دی جاتی ہے۔

ثانیاً امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے موقف کی دلیل فقط ”آلۂ جہاد کی تقلیل“ نہیں، بلکہ آپ علیہ الرحمہ کے موقف پر قرآن و سنت کے دیگر دلائل بھی موجود ہیں، لہٰذا اگر کسی دور میں واقعتاً گھوڑے کا آلۂ جہاد ہونا بالکلیہ متروک بھی ہو جائے، تب بھی گھوڑے کی حلت ثابت نہیں ہوگی، بلکہ دیگر دلائل کی روشنی میں اس کی حرمت کا حکم باقی رہے گا جیسا کہ اوپر تفصیل سے سارے دلائل درج کیے جا چکے ہیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتویٰ نمبر: Pin-7605

تاریخ اجراء: 04 محرم الحرام 1447ھ/30 جون 2025ء